

مال كاخواب

میں سوئی جو اک شب تو دیکھا یہ خواب بڑھا اور جس سے مرا اضطراب

یہ دیکھا کہ میں جا رہی ہوں کہیں

اندهیرا ہے اور راہ ملتی نہیں

لرزتا تھا ڈر سے مرا بال بال قدم کا تھا دہشت سے اُٹھنا محال

جو کچھ حوصلہ پا کے آگے بڑھی تو دیکھا قطار ایک لڑکوں کی تھی



1 ين زبان

زمرد سی پوشاک پہنے ہوئے دیے سب کے ہاتھوں میں جلتے ہوئے

وہ چپ چاپ تھے آگے پیچھے روال خدا جانے جانا تھا اُن کو کہاں اسی سوچ میں تھی کہ میرا پسر مجھے اس جماعت میں آیا نظر

وہ چیجیے تھا اور تیز چلتا نہ تھا دِیا اس کے ہاتھوں میں جلتا نہ تھا

> کہا میں نے پیچان کر میری جاں مجھے حچبوڑ کر آگئے تم کہاں



مال کا خواب

جدائی میں رہتی ہوں میں بے قرار پروتی ہوں ہر روز اشکوں کے ہار نہ پروا ہماری ذرا تم نے کی گئے جچبوڑ، اچھی وفا تم نے کی

جو بچے نے دیکھا مرا چے و تاب

دیا اس نے منھ پھیر کر یوں جواب

رُلاتی ہے تجھ کو جُدائی مری نہیں اس میں کچھ بھی بھلائی مری

یہ کہہ کر وہ کچھ دیر تک پُپ رہا

دِیا پیر دکھا کر سے کہنے لگا

دیا ہر رہ سمجھتی ہے تو ہو گیا کیا اِسے ترے آنسوؤں نے بمجھایا اِسے

(علّا مها قبال)

معنی یاد شیجیے

شب : رات

اضطراب : بچینی

لرزنا : كانپنا

راه : راسته

سیاہی : کالاین، اندھیرا

ا پنی زبان

د مېشت : خوف، در

محال : مشكل

توصله : بتمت

زمرّ د : سبزرنگ کے قیمتی پقر کا نام

رواں : چلتے ہوئے

زمّر دسی پوشاک : هرالباس

پير : بييا

جماعت : گروه

ی و تاب کھانا(محاورہ) : دل ہیں دل میں غم وغصّہ سے گھٹنا، بیقرار ہونا

سوچیے اور بتایئے۔

1. خواب میں مال نے اپنے آپ کوئس حال میں دیکھا؟

2. مال نے آگے بڑھ کر کیا دیکھا؟

3. مال نے اپنے بیٹے کوئس حال میں پایا؟

4. مال کی بے قراری کا سبب کیا ہے؟

5. لڑکے کے ہاتھ میں دیا کیوں نہیں جل رہاتھا؟

مصرع مكمل سيجير

میں سوئی جو مرا اضطراب برطها اور مرا اضطراب شمجھتی ہے تو کیا اِسے نے بجھایا اِسے مال كاخواب

<u>نیج لکھے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال سیجیے۔</u> اضطراب محال اجل پیجوتاب

ان لفظوں کے متضاد کھیے۔

وفا بھلائی جدائی بےقرار دؤر جواب

عملی کام

- نظم كاخلاصهايين الفاظ ميں لكھيے۔
- · اس نظم کواپنے اسکول کے اپنے پر ڈرامے کی صورت میں پیش کیجیے۔

يرْ هيه، جي اور کھيے۔

ں ماننے والا نے والا دیکھنے والا دیکھنے والا دیکھنے والا ہے۔ انھیں اسم فاعل کہتے ہیں۔ پانچے اسم فاعل' والا'' کے ساتھ بنایئے۔

غور کرنے کی بات

اس نظم میں ایک ماں کا خواب بیان کیا گیا ہے جو اپنے بیٹے کولڑکوں کی ایسی جماعت کے ساتھ دیکھتی ہے جن کے ہاتھوں میں جلتے ہوئے دیے ہیں مگر اس کے بیٹے کا دِیا بجھا ہوا ہے اور وہ دوسر بےلڑکوں کے پیچھے آ ہتہ آ ہتہ چل رہا ہے۔ یہ د کیھ کر بیٹے کی جدائی میں روتی ہوئی ماں کوصدمہ پنچتا ہے وہ بنچ سے شکایت کرتی ہے کہ وہ اسے چھوڑ کر کیوں چلا آیا اور اس کا دِیا بجھا ہوا کیوں ہے، بیچ جو ماں کے رونے دھونے سے خود بھی ٹمگین ہے۔ ماں سے کہتا ہے کہ میرے دیے کوائی کے آنسوؤں نے بجھایا ہے۔ اس سبق میں یہ بات پوشیدہ ہے کہ ماں باپ کے رونے دھونے سے بیچ ں کا حوصلہ بہت ہوتا ہے اور انھیں آگے بڑھنے میں رکاوٹ محسوں ہوتی ہے۔